صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 21 جنوری 2013ء بمطابق 08 ربیع الاوّل 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَقۡرَبُواْ مَالَ ٱلۡيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ أَشُدَّهُۥۚ وَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَٱلۡمِيزَانَ بِٱلۡقِسۡطِۖ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۖ وَإِذَا قُلۡتُمۡ فَٱعۡدِلُواْ وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبَىٰۖ وَبِعَهۡدِ ٱللَّهِ أَوۡفُواْۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَO وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسۡتَقِيمٗا فَٱتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق اور جب (کسی کی نسبت) کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو گو وہ (تمہارا) رشتہ دار ہی ہو اور خدا کے عہد کو پورا کرو ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت کرو۔ اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور اور رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ آج اسمبلی اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے ٹانک، بنوں اور لکی مروت سے ہمارے کچھ صحافی بھائی آئے ہوئے ہیں، میں اپنے اور اس ایوان کے تمام اراکین کی جانب سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Noor Sahar Sahiba, Question No.?
Ms. Noor Sahar: Question No. 38.

جناب سپیکر: جی۔

* 38 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے ریسکیو 1122 میں 12-2011 میں بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی ہونے والے افراد کے نام، پتہ وڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز زونل کوٹہ پر عمل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) بھرتی کئے گئے افراد کی لسٹ بمعہ پتہ وڈومیسائل کی معلومات ایوان کو فراہم کی گئیں۔ چونکہ یہ بھرتی پراجیکٹ پالیسی کے تحت کی گئی ہے، لہذا اس پر زونل کوٹہ لاگو نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، په دیکښې مونږ تپوس کړے وو د دې ریسکیو د پاره چې دوئ د مونږ ته زونل وائز دغه راکړی، نو دوئ وائی چې او مونږ سره دغه شته، دوئ وائی چې مونږ دا کوټه زونل وائز باندې نه ده کړې، نو دا کوم قانون دے چې په زونل وائز کوټه باندې نه کیږی، دا د کوم قانون تحت شوی دی؟ یو خو د دوئ مونږ له دا جواب راکړی۔ دویم خبره دا ده چې دوئ 88 ډرائیوران اخستلی دی، 97 دا الیکټریشن انچارج ئے اخستی دی او په هر یو عهده باندې دوه دوه، درې درې، په یو یو پوسټ باندې دوه دوه، درې درې کسان ئے اخستی دی۔ آیا د دې In put / out put شته او که نه تش پکښې فوج در فوج بهرتی شوې ده؟ دومره ډیرې بهرتیانې پکښې دوئ کړې دی، یو خو زونل وائز نه دی او بل خوا دوئ چې په یو یو پوسټ باندې دوه، دوه کسان اخستی دی او

دریم کوئسچن زما دا دے چې په دیکښې دوئ دا دومره درجنونه خلق چې اخستی دی۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ۔ مفتی جانان صاحب، ان کے بعد آپ۔

مفتی سید جانان: زما ضمنی سوال دا دے جی چې دا دفترې په کومو کومو شهرونو کښې دی او دا دفترې څومره دی؟ او د دې نه ماسوا که تاسو وګورئ نو 475 ملازمین یو او 332 ملازمین نور، دا تقریباً 700 ملازمین جوړیږی، دا 700 ملازمین د کومو دفترو د پاره مطلب دے دا ئے بهرتی کړی دی، په کومو کومو ضلعو کښې دفترې دی او یو یو دفتر کښې څومره څومره کسان بهرتی شوی دی؟

جناب سپیکر: جی حاجی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ محکمے میں جتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، یہ 865 بنتی ہیں۔ ہزارہ ڈویژن جو کہ One third ہے صوبے کا، اس میں سے صرف دو آدمی لئے گئے ہیں۔ 865، 900 سیٹوں میں سے صرف دو آدمی لئے گئے ہیں ہزارہ ڈویژن سے جو کہ One third آپ کے ٹوٹل اس صوبے کا ہے تو یہ ناانصافی کیوں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, Mr. Speaker۔ جناب سپیکر صاحب، میری بات بالکل اسی سے، لودھی صاحب سے Related ہے کہ 1122 جو ہے جناب، اس کا ایبٹ آباد میں قیام ہے۔ چونکہ اس پورے ڈویژن سے شاید دو بندے رکھے گئے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ایبٹ آباد میں نیا سنٹر کھولا گیا ہے، اس کے بندے کہاں سے ٹرانسفر کر کے رکھے گئے ہیں؟ کیا وہاں مقامی افراد اس میرٹ پر نہیں اترتے تھے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ایسا ہے جی کہ یہ شروع میں As a project اس نے کام شروع کیا، اس کیلئے اس وقت Proper کوئی قوانین نہیں بنے تھے۔ دوسرا یہ کہ یہ ڈویژن لیول پر پہلے پشاور میں شروع ہوا، ابھی ڈسٹرکٹ مردان میں شروع ہوا تو یہاں پر کوشش یہی ہوتی ہے کہ چونکہ ایمرجنسی سروسز ہیں تو لوکل لوگوں کو Prefer دیا گیا۔ چونکہ اس وقت ایک پراجیکٹ پالیسی تھی، اس وقت یہ چلائی گئی تھی، ابھی تو ماشاء اللہ اسی اسمبلی نے ان کی سروسز ریگولرائز کر دی ہیں، تو جس وقت اپوائنٹمنٹس ہو رہی تھیں تو یہ صحیح ہے کہ اس وقت کوٹے کا سسٹم لاگو نہیں تھا لیکن ابھی چونکہ Proper ہو گیا تو اب ان شاء اللہ پورا جو زونل ایلوکیشن ہے، اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا، جہاں پر بھی ہوتا ہے اور یہ اس طرح آہستہ ان شاء اللہ ایبٹ آباد بھی آئے گا اور دوسری جگہوں پر بھی آئے گا اور ایبٹ آباد جب یہ آئے گا تو ان شاء اللہ وہاں پر Definitely ہزارہ کے بھائی سب اس میں بھرتی ہونگے، تو یہ وجوہات ہیں جی۔

Mr. Speaker: Ji Noor Sahar Sahiba! Next-----

محترمہ نور سحر: سر، دا شتہ خو-----

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ ایک منٹ اگر اجازت دیں تو بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بحث نہیں ہو سکتی، آپ-----

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، یہ جس طرح منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ اس وقت یہ جلدی میں ہو گئے تھے، یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ پہلے یہ لوگ گئے ہیں، پنجاب کی حکومت نے وہاں ان کو Train کیا۔ جناب سپیکر، پہلے وہاں ان کی ٹریننگ ہوئی ہے، پھر وہ لوگ آئے ہیں۔ اس وقت حکومت کے پاس ایک بڑا وقت تھا جناب سپیکر کہ جب یہ بنایا تھا تو اس کے نیچے یہ کہہ دینا کہ وہ جلدی میں ہو گیا تھا، اسلئے ہم اس کو نہیں بنا سکے، یہاں کے لوگ گئے ہیں، ان کو پنجاب کے اندر ٹریننگ دی گئی ہے، پھر یہ کھولا گیا ہے ایبٹ آباد کے اندر جناب، ابھی بھی Already کھلا ہوا ہے، اگر نہ ہوتا تو میں یہ سوال نہ کرتا تو اگر کھلا ہوا ہے تو پھر تو ہم سمجھتے ہیں کہ جناب منسٹر صاحب، اور دوسرا مجھے یہ بتا دیا جائے کہ اب بھی اگر آپ نے کوٹہ رکھا ہے تو وہ کوٹہ کس Ratio پر، ہر ڈویژن کیلئے کس طرح اور کیا آپ نے کوٹہ رکھا ہے تاکہ اسمبلی میں یہ انفارمیشن شیئر ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جواب آ گیا جی۔ چونکہ پہلے As a project لیا گیا تھا، اس وقت زونل ایلوکیشن کیلئے جو ESTA Code ہے اور جو قوانین ہیں، وہ Applicable نہیں تھے، پراجیکٹ تھا۔

ابھی چونکہ ان کی سروسز ریگولرائز ہوگئی ہیں، ابھی اس کے بعد جتنی اپوائنٹمنٹس ہونگی، اس میں زونل کوٹے کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نور سحر صاحبہ، نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر، د دې شته جواب خو را د کړی کنه؟

جناب سپیکر: بس شپاړس ځله ئے خو درکړو، نور څه غواړې؟

محترمہ نور سحر: سر، ما چې څه تپوس کړے دے، د دوئ In put او Out put څه دے؟ دوئ په کوم آپریشن کښې، دوئ په کوم ځائے ایکسیډنټ کښې کار کړے دے؟ مونږ ته د دوئ اووائی کنه؟ دوئ خو چې دومره فوج بھرتی کړے دے، دوئ څه کار کړے دے؟

جناب سپیکر: دا فریش کوئسچن ته راوړه، فریش کوئسچن راوړه۔ 'نیکسټ' کوئسچن، 'نیکسټ' کوئسچن، کوئسچن ډیر بنه پیش کوې خو۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 72۔

جناب سپیکر: ہم آپ کو Encourage کرتے ہیں کہ آپ کوئسچنز زیادہ لاتی ہیں، اچھی بات ہے لیکن رولز کے مطابق چلیں گے۔ جو کوئسچن آپ پوچھ لیتی ہیں، اس کا جواب آجاتا ہے، Satisfaction کی بات ہے تو وہ اللہ میاں کرتا ہے۔ جی 'نیکسٹ' کوئسچن؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 72۔

جناب سپیکر: میں آپ معزز اراکین کا تھوڑا، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: 72۔

جناب سپیکر: جی۔

* 72 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے سربراہان کا مختلف ضلعی دفاتروں کا دورہ کرنا ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو نیز سال 2011 اور 2012 کے دوران سیکرٹری ہوم، آئی جی جیلخانہ جات اور دوسرے سربراہان نے کتنے جیل، ضلعی دفاتر کا انسپکشن کیا اور کیا ہدایات جاری کیں، ان کی تفصیل اور دورہ نہ کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

<u>جناب امیر حیدر خان(وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔ Prison rule 897 کے تحت انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات سال میں ایک بار زیر سایہ جیلوں کا دورہ کر سکتے ہیں۔

(ب) سال 2011 میں آئی جی جیلخانہ جات دفتری مصروفیت کے باوجود مندرجہ ذیل جیلوں کا تفصیلی دورہ / معائنہ کر چکے ہیں اور موقع پر جیل حکام کو ہدایات دی ہیں:

نمبر شمار	نام جیل	تاریخ دورہ
01	سب جیل لکی مروت	22-01-2011
02	سنٹرل جیل بنوں	20-01-2011
03	جوڈیشل لاک اپ صوابی	10-06-2011
04	جوڈیشل لاک اپ صوابی	01-11-2011
05	جوڈیشل لاک اپ صوابی	01-12-2011
06	سنٹرل جیل پشاور	07-06-2011
07	سب جیل چارسدہ	26-12-2011
08	سنٹرل جیل ہری پور	06-06-2011
09	سنٹرل جیل ڈی آئی خان	28-05-2011
10	ڈسٹرکٹ جیل مردان	18-10-2011
11	ڈسٹرکٹ جیل مردان	25-12-2011
12	سب جیل کرک	22-01-2011
13	ڈسٹرکٹ جیل تیمرگرہ	17-08-2011

اسی طرح سال 2012 میں جناب آئی جی جیلخانہ جات نے مندرجہ ذیل جیلوں کا دورہ کیا اور اسی طرح موقع پر جیل حکام کو ہدایات جاری کیں:

نمبر شمار	نام جیل	تاریخ دورہ
01	سب جیل لکی مروت	20-05-2012
02	سنٹرل جیل بنوں	20-05-2012
03	سنٹرل جیل بنوں	01-01-2012

18-04-2012	سب جیل چارسدہ	04
23-02-2012	سنٹرل جیل ہری پور	05
19-05-2012	سنٹرل جیل ڈی آئی خان	06
18-04-2012	ڈسٹرکٹ جیل مردان	07
19-05-2012	سب جیل کرک	08
19-05-2012	ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ	09
19-05-2012	سب جیل لکی مروت	10
19-05-2012	لکی مروت انٹرمنٹ سنٹر	11
28-05-2012	سنٹرل جیل ہری پور	12
28-05-2012	ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد	13
29-05-2012	کیمپ جیل نتھیا گلی	14
29-05-2012	سب جیل بٹگرام	15
30-05-2012	ڈسٹرکٹ جیل مانسہرہ	16

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، صرف چھبیس ضلعوں میں انہوں چھ ضلعوں کی ہمیں وہ ڈیٹیل دی اور باقی کی نہیں دی تو ہم نے سر کیا ان سے صرف چھ ضلعوں کا پوچھا تھا کہ پورے صوبے کا پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، آنریبل۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میاں نثار گل صاحب چرتہ پہ دورہ باندې تلے دے؟ دا سې دہ جی چې دوئ خپل سوال کښې تپوس د 2012-2011 کړے دے او دا پورہ ډیټیلز دی چې یرہ کوم کوم ضلعو تہ او کوم کوم جیلونو تہ آئی جی صاحب وزټ کړے دے نو دا مکمل تفصیلات ئے راکړی دی او پہ دې حالاتو کښې او پہ دې دغہ کښې مطلب دے هغه Appreciate کول پکار دی، زمونږہ آئی جی صاحب چې هغه خپل IG

Prisons خپله ډيرې منډې د دومره مصروفياتو باوجود بنه وزټس مزټس ئے بنه برابر کړې دی۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: شازیہ طہماش، شازیہ آپ سوئی ہوئی تھیں؟ جب اکٹھے لوگ کوئسچنز کرلیتے ہیں تو پھر جواب آجاتا ہے۔ جی شازیہ طہماش۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: سر، یہ مائیک آن کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شازیہ طہماش خان کا مائیک آن کریں۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: سر، یہ اصل میں وزیر صاحب کی بات پر پھر ایک Question arise ہو جاتا ہے، اسلئے میں تھوڑا Wait کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: سر، سوال یہ ہے کہ اگر (ب) میں آپ دیکھیں تو یہ جواب ان سے مانگا گیا تھا کہ کیا ہدایات جاری کیں؟ جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ اسی طرح 2012 میں جناب آئی جی جیلخانہ جات نے مندرجہ ذیل جیلوں کا دورہ کیا اور ہدایات جاری کیں۔ اب جیلوں کے دوروں کی انہوں نے تفصیل بتا دی، ہدایات کیا جاری کیں، وہ تو اس میں Mention ہی نہیں ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: دیکھیں جی ہدایات تو موقع کے اوپر اگر کوئی کمی بیشی ان کو محسوس ہوئی ہو گی تو انہوں نے جاری کی ہونگی، اب ضروری نہیں ہے کہ چھوٹی موٹی چیزوں کو جو ہیں، وہ ریکارڈ کے اوپر تو نہیں لاتے اور Definitely visit کا Purpose ہی یہی ہوتا ہے کہ جب IG Prison جاتے ہیں تو وہ قیدیوں سے بھی ملاقات کرتے ہیں، Prisons Staff سے بھی ملاقات کرتے ہیں، ان کے مسئلے مسائل بھی سنتے ہیں، ان کی 'ہیلپ' بھی کرتے ہیں اور جو ان سے Possible ہوتا ہے، وہ کر رہے ہیں ان شاء اللہ اور میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نور سحر صاحبہ، 'نیکسٹ' کوئسچن؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: کوئسچن نمبر 73۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 73 _ <u>محترمہ نور سحر</u>: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں ذخیرہ اندوزی کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں کے دوران ذخیرہ اندوزی / بلیک مارکیٹنگ کے تحت جرم کرنے والوں سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ چار سالوں کے دوران ذخیرہ اندوزی / بلیک مارکیٹنگ کے خلاف خیبر پختونخوا پولیس نے قانون کے مطابق کارروائی کر کے کل 2379 مقدمات درج رجسٹر کئے جن میں سے 2275 سزا، 20 بری اور 83 عدالت میں زیر سماعت ہیں، ایک مقدمہ عدالت نے خارج کیا۔ سزا شدہ مقدمات میں مبلغ 14,93,790/- روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ اگر اس طرح آپ کوئسچنوں کو بھگا رہے ہیں تو اس کا تو کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ جب جواب دیتا ہے تو آدھا جواب دیا ہوتا ہے اور آپ 'نیکسٹ' کوئسچن پر چلے جاتے ہیں لیکن خیر میں آگے کوئسچن کرتی ہوں۔ یہ جو انہوں نے ڈیٹیلز دی ہیں تو یہ ذرا آپ گنتی کر لیں تو یہ صرف انہوں نے، چار سالوں کی ہم نے ان سے ڈیٹیل مانگی ہوئی ہے تو انہوں نے جو ڈیٹیل دی ہے تو یہ 14,93,790 جو انہوں نے دیئے مقدمات، یہ پورے چار سالوں میں انہوں نے اتنے مقدمات درج کئے ہیں، 24 ضلعوں میں انہوں نے صرف مہینے میں 100 مقدمات درج کئے ہیں، تو اگر یہ سلسلہ ہے تو میرے خیال میں یہ کارکردگی تو کوئی کارکردگی، جو ڈیٹیل انہوں نے دی ہے، یہ تو بالکل زیرو ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ کیا چاہتی ہیں کہ۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: تو سر، میرا مطلب ہے کہ کوئی جرم ہوا ہی نہیں ہے، 24 اضلاع میں سے انہوں نے کیا ڈیٹیلز دی ہیں، یہ ڈیٹیل، یہ چودہ لاکھ، چودہ ہزار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے بی بی؟

محترمہ نور سحر: سپلیمنٹری یہ ہے سر کہ ان کی کارکردگی جو انہوں نے دی ہے، یہ بالکل زیرو ہے کیونکہ ان کی جو، ان سے ہم نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ محتسب کے پاس جائیں نا، ابھی اس وقت جو آپ بات کر رہی ہیں، اس کا کام نہیں ہے۔ 'نیکسٹ' ۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: تو سر، انہوں نے یہ جو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Next Question-----

محترمہ نور سحر: انہوں نے کتنی رقم جمع کی ہے سر اور کہاں استعمال ہوئی ہے؟ یہ بھی تو انہوں نے نہیں بتایا ہے۔

جناب سپیکر: پرفارمنس کا جواب عدالتوں میں جائیں یا کہیں اور جائیں، اگر آپ Satisfied اس سے نہیں ہیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: تو سر، انہوں نے جو ذخیرہ اندوزی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): یہ دیکھ لیں جی، یہ 2379 مقدمات درج کئے ہیں، یہ بہت بڑی تعداد ہے جی، اس کے بعد اس میں 2275 کو سزا دی گئی ہے۔ تو یہ آپ کیا چاہتی ہیں کہ سارے بازار میں تمام دکانداروں کو سزا دی جائے؟ اس سے بہتر کارکردگی تو ہو نہیں سکتی جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ 'نیکسٹ' کوئسچن، 'نیکسٹ' کوئسچن؟

محترمہ نور سحر: جی 74۔

جناب سپیکر: جی۔

* 74 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے غریب ملزمان کی قانونی امداد کیلئے دس لاکھ سے زیادہ رقم وکیلوں کی فیس ادا کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان کیسوں کی تفصیل، نوعیت، زیر دفعہ، عدالت کا نام، وکیلوں کے نام اور فیس کی تفصیل گزشتہ پانچ سالوں کی ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کی مکمل تفصیل، نوعیت، زیر دفعہ، عدالت کا نام، وکیلوں کے نام اور فیس وغیرہ کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، انہوں نے جواب دیا ہے، "ہاں" جواب دیا ہے کہ ہم نے دس لاکھ سے اوپر کی رقم وکیلوں کو ادا کی ہے جبکہ پچھلی ڈیٹیل دیکھ لیں تو اس میں کوئی بھی دس لاکھ کا انہوں نے ذکر نہیں کیا ہے، تو یہ دس لاکھ کا جو انہوں نے ذکر کیا ہے، اب اس سے پہلے میں نے جو کوئسچن لایا تھا، اس کا بھی انہوں نے کہا تھا کہ دس لاکھ ہم نے ادا کئے ہیں تو دس لاکھ والے بندے کا ذکر یہاں پر کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، اچھا جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): نہیں، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ نے Overall جس کو Payment کی ہے، تمام تفصیلات دے دیں پراسیکیوٹرز کو، سوات کے حوالے سے، کہیں سے بھی جو Payments ہوئی ہیں، ان کی تمام تفصیلات ہیں، As such کوئی Specific question نہیں ہے کہ کسی ایک خاص وکیل کو دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ آجکل تو وکلاء کی جو فیسیں ہیں، ابھی ایک ہم Hire کر رہے ہیں جی، پشاور ہائی کورٹ کے ایک Decision کے خلاف ہم سپریم کورٹ جا رہے ہیں تو اس وقت یہ چالیس پچاس لاکھ روپے ہم وکیل کو دے رہے ہیں۔ تو یہ تو وکیل کے اوپر Depend کرتا ہے، اگر وہ High calibre کا ہے تو وہ تو گورنمنٹ، فیڈرل گورنمنٹ بھی کروڑوں روپے فیس دیتی ہے، یہ تو اب اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ کس کو خاص یہ ریفر کر رہی ہے لیکن جتنی بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ نے Payments کی ہوئی ہیں، وہ تمام تفصیلات ان کے سامنے ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر، میرا کوسچن یہ ہے کہ یہاں غریب ملزمان کی بات کی جا رہی ہے کہ ہم نے دس لاکھ سے زیادہ رقم ان کے مقدمات پر خرچ کی ہے، جو وکیل Hire کئے جاتے ہیں، ان کو دس لاکھ سے زائد رقم ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ "جی ہاں" جب "جی ہاں" لکھا ہے تو انہوں نے کسی بھی دس لاکھ والے کا ذکر نہیں کیا تو یہ کوسچن میرا بنتا ہے سپلیمنٹری کیلئے۔

جناب سپیکر: اگر کیس کی تفصیل کوسچن میں آچکی ہوتی نا تو آپ کو ایک ایک کیس کا یہ بتا دیتے۔

محترمہ نور سحر: سر، اگر مہربانی کریں، لاء منسٹر صاحب جواب دیدیں، دس لاکھ کا تو جواب دیدیں؟

جناب سپیکر: په دیکښې دا اوس څه وائی، زه خو پرې نه پوهیږم۔

محترمہ نور سحر: سر، ما تپوس کړے وو چې غریبانانو قیدیانو له چې دوئ کوم وکیلان نیسی، د هغوی د دس لاکھ نه زیات فیس ورکوی۔

جناب سپیکر: کوم دے؟ هغه دا دے، ډسټرکټ وائز ډیټیل شته۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ تو پوری ڈیٹیل پیچھے دی ہوئی ہے۔

وزیر قانون: ڈیٹیل بھی دی ہے مگر میں ان کو ذرا تھوڑا تھوڑا Clarify کرتا ہوں۔ ایسا ہے جی کہ ابھی ہم نے Recently Pauper Counsel کیلئے جہاں پر Juvenile justice system in place ہو یا Otherwise تو ہم سیشن ججز کو بھی پیسے شفٹ کر رہے ہیں، I don't know ہوم

پراسیس کی یہ ڈیوٹی بنتی ہے کہ Even وہاں پر بھی Pauper Counsel کسی کو چاہیئے ہو، کوئی غریب ہو تو وہ Juvenile justice system ordinance کے نیچے، ابھی ہم نے علیحدہ فنڈز دیئے ہیں تو وہ تقریباً دس دس لاکھ، I believe ہیں، Overall یہ نہیں ہے کہ ایک وکیل کیلئے As annual دیتے ہیں ہم سیشن جج کو کہ وہ پھر آگے تقسیم کریں۔ تو ہو سکتا ہے، یہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید تھوڑی بہت کنفیوژن ہے اس میں کہ انہوں نے دس لاکھ کا ذکر کیا ہے۔ اگر کوئی Specific کسی وکیل کی بات کر رہی ہیں تو She should speak out، آپ بتائیں کہ کس کے متعلق آپ بات کر رہی ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی نور سحر صاحبہ، 'نیکسٹ' کوسچن۔۔۔۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> سر، میں کہتی ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس کی تفصیل آجائے، اس کوسچن کو سر کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourabe Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. Next Question, Noor Sahar Sahiba.

<u>Ms. Noor Sahar:</u> Question No. 75.

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 75 _ <u>محترمہ نور سحر:</u> کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) لاء اینڈ آرڈر کے تحت مختلف اضلاع کے لوگوں کو محبوس (Detention) کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران Detention میں رکھے گئے افراد کے نام، پتہ، نوعیت، جرم اور اس سلسلے میں کئے گئے عدالتی احکامات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع ایبٹ آباد میں 11 افراد جبکہ ضلع لکی مروت میں 18 افراد کو بحکم ڈی سی او صاحب بجرم 3 MPO گرفتار کرکے Detention میں رکھے گئے تھے، جن کے نام، ولدیت و سکونت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع ایبٹ آباد			
نمبر شمار	نام ولدیت و سکونت	جرم کی نوعیت	کارروائی
01	سردار عبدالرشید سکنہ کیہال تھانہ کینٹ	3 MPO	امن و امان میں خلل ڈالنے کے پیش نظر گرفتار ہوکر جیل بھجوایا گیا اور بعد میں ضمانت نیک چلنی پیش کرنے پر ڈی سی او صاحب کے حکم سے رہائی دی گئی
02	صوفی نذیر ولد خورشید سکنہ مین بازار تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
03	اشفاق احمد سکنہ سلہڈ تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
04	حاجی جاوید سکنہ میرپور تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
05	وسیم خٹک سکنہ نواں شہر تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
06	ڈاکٹر فضل محمود سکنہ حویلیاں تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
07	محمد شکیل احمد ولد بشیر احمد سکنہ نواں شہر تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
08	محمد عارف ولد محمد سلطان سکنہ نواں شہر تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
09	رستم ولد تاج محمد سکنہ پنڈ کرگو خان تھانہ کینٹ	ایضاً	ایضاً
10	شیر بہادر ولد زمان خان سکنہ بموچھی تھانہ شیروان	ایضاً	ایضاً
11	علی حسین ولد فقیر محمد سکنہ بموچھی تھانہ شیروان	ایضاً	ایضاً
نمبر شمار	ضلع لکی مروت		
	نام، ولدیت و سکونت	جرم کی نوعیت	عرصہ جیل
01	علی محمد ولد عبید اللہ جان پیزو لکی مروت	3 MPO	18-04-12تا18-05-12
02	مولوی شیخ سلیم ولد کریم سکنہ پہاڑ خیل تھل لکی مروت	ایضاً	18-09-10تا18-10-10
03	نجیب اللہ ولد خمد اللہ جان سکنہ کوٹکہ روزی خان کوٹ کشمیر لکی مروت	ایضاً	19-09-10تا13-10-10

04	فاروق ولد صاحب جان سکنہ تاجہ زئی لکی مروت	ایضاً	25-03-10تا24-04-12
05	نقیب اللہ ولد زرداد سکنہ تاجہ زئی لکی مروت	ایضاً	27-03-12تا26-04-12
06	زین العابدین عرف زینو ولد معزاللہ تاجہ زئی لکی مروت	ایضاً	12-04-12تا26-04-12
07	دلکش خان ولد شربت خان سکنہ تختی خیل لکی مروت	ایضاً	06-01-12تا05-02-12
08	زیر نواز ولد میر نواز سکنہ غوریوالہ بنوں	ایضاً	15-01-12تا14-02-12
09	زاہد اللہ ولد شاہ عالم سکنہ حقداد آباد لکی سٹی	ایضاً	28-05-10تا27-06-10
10	عبداللہ جان ولد حضرت اللہ خان سکنہ سعید خیل لکی مروت	ایضاً	28-05-10تا27-06-10
11	فیصل ندیم ولد فلک ناز سکنہ حقداد آباد لکی سٹی	ایضاً	28-05-10تا27-06-10
12	محمد اسماعیل ولد حاجی عبدالحمید سکنہ گڈابن لکی سٹی	ایضاً	28-05-10تا27-06-10
13	امیر جان ولد احمد جان سکنہ بینا خیل لکی سٹی	ایضاً	28-05-10تا27-06-10
14	جہانگیر خان ولد امیر نواز عرف بینا خان سکنہ خوئیداد خیل لکی سٹی	ایضاً	25-05-10تا24-07-10
15	یونس خان ولد گل اختر سکنہ تاجہ زئی حال مچن خیل لکی سٹی	ایضاً	27-06-10تا27-07-10
16	محمد حسن خان ولد شاہ براز سکنہ قوم وزیر محمد خیل ضلع بنوں	ایضاً	05-03-12تا04-04-12
17	دلہ راز ولد گل رحمان سکنہ خدری ممند خیل ضلع بنوں	ایضاً	05-03-12تا04-04-12
18	ولی محمد خان ولد دل فراز خان سکنہ خدری ممند خیل ضلع بنوں	ایضاً	05-03-12تا04-04-12

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، میں نے ان سے سارے ضلعوں کی تفصیل مانگی تھی جبکہ انہوں نے صرف دو ضلعوں کی تفصیل دی ہے، لکی اور ایبٹ آباد کی، حالانکہ میں نے ان سے پورے صوبے کی تفصیل مانگی

ہے مختلف اضلاع کی تو خالی دو، مجھے تو بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ صوبے میں خالی دو میں انہوں نے Detention میں رکھا اور کسی میں نہیں رکھا، دو ضلعوں میں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی آپ سارے ضلعوں میں چاہتی ہیں کہ سب کو محبوس رکھیں؟ (قہقہہ) جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> ڈیٹیلز ان کو، اگر پسند کرتی ہیں تو مل بھی جائیں گی، ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہوئے ہیں Otherwise اگر یہ کمیٹی کو بھجوانا چاہتی ہیں تو تب بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے اوپر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں یہ کمیٹی کو نہیں بھجوانا چاہتی، وہ دوسرا تھا، پھر کمیٹی کی میٹنگ میں بھی آپ لوگ نہیں آتے ہیں۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> سر، میں ضرور آتی ہوں۔ سر، ہوم کی میٹنگ ایک دفعہ ہوئی ہے اور ابھی تک چار مہینے سے منتیں کر رہے ہیں سر، وہ نہیں بلا رہے ہیں، کب اس نے بلایا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کون ہے ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین، ہوم کے کون ہیں؟ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین جاوید عباسی صاحب! آپ ہیں؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں سر، شاہ حسین صاحب ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ حسین صاحب، وہ مک مکا والے ہیں، وہ نہیں کرتے یہ کام۔ (تالیاں) جی آپ اس کو بھیجنا چاہ رہی ہیں؟

<u>محترمہ نور سحر:</u> یس سر، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Zarqa Bibi, Question number?

<u>محترمہ زرقا:</u> 142۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب-----

<u>Mr. Speaker</u>: One four-----
<u>Ms. Zarqa</u>: One four two.

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 142 _ محترمہ زرقا: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں ڈرگ انسپکٹرز چھاپے مار کر میڈیکل سٹورز پر جعلی ادویات فروخت کرنے والے افراد کو گرفتار کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی ادویات کی فروخت میں ڈاکٹرز بھی ملوث ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ افراد میں کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں، نیز جعلی ادویات کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) سال 2004 سے جون 2011 تک جعلی ادویات کی فروخت میں 145 افراد کو سزائیں دی گئی ہیں۔ محکمہ صحت نے جعلی ادویات کی روک تھام کیلئے اہم اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ حکومت خیبر پختونخوا نے ڈرگ انسپکٹرز کی استعداد بڑھانے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کیلئے مارچ 2010 میں محکمہ صحت کی طرف سے پیش کردہ پی سی ون بعنوان "Strengthening of Drug Control Administration" منظور کیا، جس کے تحت ہر ضلع میں 80 ہزار سٹیشنری کی فراہمی اور ٹیلی فون / انٹرنیٹ کیساتھ لگادیئے گئے ہیں۔ 3.7 ملین میں فرنیچر لیا گیا ہے۔ تمام اضلاع میں ڈرگ انسپکٹر آفسز میں کمپیوٹرز لگائے جارہے ہیں جس سے ڈرگ انسپکٹروں کی استعداد کار بڑھے گی۔

2۔ وزیر صحت کی ہدایت پر ہر ضلع میں ضلعی رابطہ آفیسر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ضلعی آفیسر صحت، متعلقہ ایم پی اے اور متعلقہ ڈرگ انسپکٹر ایچ آر اے پر مشتمل ہے جو جعلی اور غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔

3۔ جن اضلاع میں میڈیکل سٹورز کی تعداد زیادہ ہے، ان میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد بڑھا کر پشاور میں 4، مردان میں 4، بنوں میں 4 اور ایبٹ آباد میں 3 کر دی گئی ہے۔

4۔ ایکشن پلان جو کہ فیڈرل لیول پر تیار کیا گیا ہے، اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، منسٹر صاحب خو شتہ نہ نو زہ د چا نہ تپوس وکړم؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب ان کے Behalf پہ دے رہے ہیں۔ عبدالاکبر خان کو پتہ ہوگا کہ کیا ہیلتھ منسٹر صاحب پھر غائب ہے؟ جی آپ بھی-----

Ms. Zarqa: Pending-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

محترمہ زرقا: پینڈنگ کرلیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان پارلیمانی لیڈر ہیں، وہ ان سے پوچھیں۔ پارلیمانی لیڈر اسلئے ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے اراکین اور وزراء کی حاضری کو یقینی بنائیں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ پارلیمانی لیڈر کی Collective responsibility میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔ بی بی! کیا، کیا ہے سوال؟

مفتی کفایت اللہ: یہ Collective responsibility ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بالکل۔

مفتی کفایت اللہ: اس کیلئے ضروری ہے کہ عبدالاکبر خان یقینی بنائیں کہ وہ فلاں دن کو آئے گا، یہی ذمہ داری ہوتی ہے پارلیمانی لیڈر کی اور اگر وہ اس کو یقینی نہیں بناتا تو-----

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! کیوں، کیا بات ہے؟ آپ بڑے خوش خوش دیکھ رہے تھے ان کی طرف۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر مفتی صاحب کو یہ معجزہ ہے کہ وہ جان جاتا ہے کہ بھئی کوئی بیمار ہوگا یا کوئی نہیں، میرے پاس تو وہ نہیں ہے کہ بھئی فلاں اس دن بیمار ہوگا، فلاں کا کام ہوگا تو مجھے تو کوئی پتہ نہیں کہ وہ کب بیمار ہوتے ہیں، کب ٹھیک ہوتے ہیں؟ تو وہ بیمار ہیں جناب سپیکر، وہ بیمار ہیں اور میرے خیال میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں، ڈاکٹر کے پاس گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کچھ تعویذ لے لیں ان سے، شاید وہ کام آجائے۔ قاضی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر صحت کی صحت خراب ہے، یہ بتایا جائے کہ صحت کیلئے ایک بیمار وزیر کو کیوں لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: (قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ وزیر بیمار ہوسکتا ہے آدھے سے زیادہ کیبنٹ یہ باتیں سنتے ہیں، یعنی ایک وزیر اگر بیمار ہوجاتا ہے تو یہ ایک بات ہے لیکن پوری اسمبلی اگر بیمار ہوجائے تو 5، 7 کو کیچز خراب

ہو جاتے ہیں۔ وہ مسلسل بیمار ہیں یا اس اسمبلی میں آنا گوارا نہیں کرتے؟ جناب سپیکر، آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اپنے آفس کو کہیں، کوئی رپورٹ دیں۔۔۔۔۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی زرقا بی بی! سوال، سوال پوچھیں؟ جی زرقا بی بی۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه چې هغه کوئسچن اول وکړي، هغه موؤر ده، په هغې پسې به تاسو وکړئ۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر! انہوں نے میرے لاسٹ کوئسچن میں کہا ہے کہ 145 افراد کو سزا دی گئی ہے۔ چونکہ یہ سوال صحت سے متعلق ہے، صحت ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ کس قسم کی سزائیں یہ لوگ دیتے ہیں؟ آیا یہ صرف Fine کرتے ہیں یا قید وغیرہ یا دوسری سزائیں بھی انہیں دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک۔

محترمہ زرقا: سپیکر صاحب! زما یو دوه کوئسچنې نورې هم دی۔

جناب سپیکر: دوسرا ابھی ہے؟ جلدی کریں جی۔

محترمہ زرقا بی بی: دویم کوئسچن مې دا دے چې انہوں نے کہا ہے، انہوں نے کچھ اضلاع میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد بڑھائی ہے اور اس کیساتھ ان کو مختلف سہولتیں دی ہیں۔ آیا ان کا کوئی Out put نکلا ہے، مثبت رزلٹ آیا ہے کہ نہیں صرف پیسے کا ضیاع ہوا ہے؟ تیسرا کوئسچن میرا یہ ہے کہ انہوں نے ہر ایک ضلع میں ایک سربراہی کمیٹی بنائی ہے جس میں متعلقہ آفیسر ہے، ایم پی اے ہے متعلقہ اور ڈرگ انسپکٹر اینچ آر اے ہے، مجھے تو آج تک اس کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ کیا میں متعلقہ ایم پی اے نہیں ہوں، کیا میں اس علاقے سے تعلق نہیں رکھتی، مجھے ضلع نوشہرہ میں یہ بتایا جائے کہ وہاں پر کونسا ایم پی اے ان کیساتھ شامل ہے؟ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک بی بی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! که تاسو ته یاد وی، دوه کاله وشو، ما دا کوئسچن مخکښې هم کړے وو او تاسو بیا هیلته منسټر صاحب ته دا وئیل چې

تاسو کښېنئ او په دې خبره وکړئ۔ تاسو دا کمېټئ ته ریفر نکړو حالانکه دا ډېر Important Question دے ، پکار دا ده جي چې په دې خبره وشي، د دې ډرګ انسپکټرز چې ما کومه خبره کړې وه چې په دیکښې څومره خلق دی چې دا کومې جعلي دوایانې دی، په دیکښې څومره خلق دوئ نیولی دی؟ دیکښې هیڅ قسمه هغه مونږ ته نه دے راکړے شوے نو پکار دا ده چې یا خو دا کمېټئ ته ریفر کړی یا د داسې دلته څه Responsible کس موجود وی چې هغه د دې مونږ ته صحیح جواب راکړی۔ کمېټئ ته ئے تاسو جی که ریفر کړئ نو۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی تاسو ودریږئ۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جواب (ج) میں یہ بتاتے ہیں (الف) "وزیر صحت کی ہدایت پر ہر ضلع میں ضلع رابطہ آفیسر کی سر براہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے" کمیٹی تو بنی ہے لیکن اس کا پرسان حال نہیں ہے کہ اس کمیٹی نے کیا کیا ہے، اس کے کتنے اجلاس ہوئے ہیں؟ اور جناب سپیکر، میں بہت درد سے کہتا ہوں کہ بہت زیادہ اس کے اندر بے قاعدگی ہوتی ہے ان دوائیوں میں اور یہ چونکہ اس کا ایک منظم نظام نہیں ہے، اس وجہ سے وہ لوگ انسانی صحت سے کھیلتے ہیں تو ذرا یہ وزیر صاحب بتادیں کہ اس کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں جی بالکل Agree کرتا ہوں ان کیساتھ کہ اگر جواب سے یہ لوگ مطمئن نہیں ہیں تو کمیٹی میں بلوالیں اور جو اچھا کوئی میکنزم ان کی نظر میں ہو تو بنالیں۔ ڈیپارٹمنٹ اس میکنزم کو Enforce کرے گا۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Uzma Khan, Uzma Khan Bibi.
Ms. Uzma Khan: Thank you, Mr. Speaker.
Mr. Speaker: Question number?
Ms. Uzma Khan: Sir, Question No. 143.

جناب سپیکر: جی۔

* 143 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوئر دیر میں بیسک ہیلتھ یونٹ کواپ گریڈ کیا گیاہے جس کی وجہ سے وہاں پر درجہ چہارم کی آسامیوں میں اضافہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ یونٹ میں اب تک کتنے کلاس فور ملاز مین بھرتی کئے گئے اور کتنی آسامیاں خالی ہیں، نیز کلاس فور ملازمین کی تعیناتی کیلئے دیئے گئے تمام اخباری اشتہار کی کاپیوں سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جو یونٹس اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان میں اب تک 34 نئے کلاس فور ملازمین بھرتی ہوئے ہیں جو کہ مروجہ قانون کے تحت ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی رجسٹریشن پر ہوئے ہیں اور موجودہ وقت میں کوئی بھی آسامی خالی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ بیسک ہیلتھ یونٹ کواپ گریڈ کیا گیا ہے لوئر دیر میں اور وہاں کلاس فور کی کتنی آسامیاں Create کی گئی تھیں اور کتنی میں اپوائنٹمنٹس کی گئی ہیں؟ تو ڈیپارٹمنٹ نے بڑا اچھا جواب دیا ہے کہ جتنی پوسٹیں Create ہوئی تھیں، وہ ساری Fill ہو گئی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ نے کوئی سستی نہیں دکھائی ان کی اپوائنٹمنٹس میں اور میں اس کوئسچن پہ Satisfied ہوں۔ اس سے Related میں دوسرا کوئسچن کرنے والی ہوں، 'نیکسٹ' کوئسچن۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ہے کہ آپ کلاس فور کی بھرتی پر Satisfied ہیں ورنہ وزیر صاحب تو کہیں نہیں چھوڑتے، ہر جگہ جنید آباد ہے یا کہاں کے لوگ پہنچ جاتے ہیں؟ عظمیٰ خان بی بی! سوال نمبر؟

Ms. Uzma Khan: Thank you, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

Ms. Uzma Khan: Sir, 144.

جناب سپیکر: جی۔

* 144 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوئر دیر میں بیسک ہیلتھ یونٹس کو اپ گریڈ کیا گیا ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر ڈاکٹروں کی آسامیوں میں اضافہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کن کن بنیادی ہیلتھ یونٹس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور ان کیلئے ڈاکٹروں کی کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے؛

(ii) لوئر دیر کے تمام ہیلتھ یونٹس میں ڈاکٹروں کی کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور کتنی پوسٹوں کی بھرتی کیلئے ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی ہے، نیز مشتہر کی گئیں پوسٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مندرجہ ذیل تین یونٹس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے:

01. BHU Mayar, upgraded to Category D Hospital.
02. BHU Asbanr, upgraded to RHC.
03. BHU Ouch, upgraded to RHC.

ہر یونٹ میں ڈاکٹروں کی جتنی آسامیاں منظور ہوئی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) لوئر دیر کے تمام ہیلتھ یونٹس میں ڈاکٹروں کی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Nature of posts	Number of posts	Filled posts	Vacant
PMO BPS-19	06	06	---
SMO BPS-18	21	06	15
Specialists BPS-18	41	07	34
MO BPS-17	55	29	26
Dental Surgeon BPS-17	06	04	02

ان میں سے میڈیکل آفیسرز BPS-17 کی 18 آسامیاں حال ہی میں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر پر کی گئی ہیں۔ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تعلق ہے، محکمہ صحت کی طرف سے 280 پوسٹوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی ہے جن میں سے 24 پوسٹوں کی سفارشات کمیشن سے موصول ہو چکی ہیں جن کی تعیناتی کی کارروائی کی جا رہی ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ عظمیٰ خان: یس سر۔ سر! یہ لوئر دیر میں ہیلتھ میں بی ایچ یوز کو اپ گریڈ کیا تھا اور اس میں ڈاکٹرز کی اور کلاس فور وغیرہ کی پوسٹیں بھی Create ہوئی تھیں۔ سر، ڈیپارٹمنٹ نے بڑی جلدی جلدی اس میں کلاس فور کی اپوائنٹمنٹس کردی ہیں تو سر، میرا خیال ہے کہ اب وہ ہاسپٹل جو ہے، اسے کوئی Orderly run کرے گا یا Midwife run کریگی یا Driver run کرے گا، ایمبولینس کا ڈرائیور ہوگا۔ جناب سپیکر، وہاں ایک بھی ڈاکٹر نہیں ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ڈاکٹر نہیں ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: نہیں ہے۔ میں آپ کو ذرا ڈیٹیل دینا چاہتی ہوں۔ سر، آپ مجھے یہ بتائیں کہ کروڑوں روپے کی بلڈنگ وہاں بنی ہے سر، وہاں مشینری پڑی ہوئی ہے، الٹرا ساؤنڈ مشینیں سب کچھ آ چکا ہے اور اس کو لاک لگا ہوا ہے۔ سر، دس سال بعد وہاں ڈاکٹر آئے گا تو مشینیں بے کار ہو چکی ہونگی۔ سر، میں تھوڑا یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ 280 پوسٹوں کیلئے پی ایس سی کو ریکوزیشن دی گئی تھی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، کوئسچن جی، خالی کوئسچن کریں جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں یہ بات ختم کروں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ بہت لمبی تاویلیں باندھتی ہیں، شارٹ کوئسچن کیا کریں تاکہ ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ انہوں نے سوال پوچھا ہے، جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تعلق ہے محکمہ صحت کی طرف سے 280 پوسٹوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی جن میں سے 24 پوسٹوں کی سفارشات کمیشن سے موصول ہوچکی ہیں جن کی تعیناتی کی کارروائی جاری ہے۔ جناب سپیکر، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور یہ پانچ سالہ کارکردگی ہے اور سپیشلٹ ڈاکٹرز آپ جانتے ہیں کہ ان کی کتنی اہمیت ہوتی ہے؟ جب یہ 284 مانگتے ہیں، 280 ان کو 24 ملتے ہیں اور 256 ڈاکٹروں کی Shortage ہوتی ہے تو یہ تو تباہی ہوگئی ہے، اس کا یہ کیا جواب دینگے، 256 ڈاکٹروں کے بارے میں یہ کیا کرینگے کہ پانچ سال تک یہ 256 ڈاکٹرز نہیں لے سکے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل، جی آنریبل ہدایت اللہ خان جواب دے رہے ہیں۔

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات وامداد باہمی): دا سې ده سپيکر صاحب چې خنګه چې عظمیٰ خان خبره وکړه، دا جی درې هسپتالونه دی زمونږ په دې طرف کښې

او په هغې کښې تقریباً د ثمر باغ هسپتال چې دے، په هغې کښې چھبیس منظور شوی ډاکټران دی چې هغه هر څه شوی دی، په هغې کښې سپیشلسټس هم دی، صرف دوه ډاکټران په هغې کښې موجود دی او چوبیس ډاکټران نشته، داسې په مایارو کښې هم دا مسئله ده، دا په منډا کښې هم ده، دا دریواړه هسپتالونه جی داسې پراته دی او کمپوډران او دغه ئے چلوی۔ نو دا مهربانی د وشی، زه په خپل طرف څه نه شم وئیلے، میاں صاحب ناست دے خو اخر بیا هم د هغه علاقې نمائندګی ده، هغې چې کومه خبره وچته کړې ده نو دا جی د دوئ بالکل Genuine خبره ده، خلق ډیر زیات پریشانه دے، په اخبارونو کښې راغی، ما ورله جی وزیر صحت صاحب ته ریکویسټ کړے دے، سیکرټری صاحب ته مو لیټر لیږلے دے، په هغې باندې هیڅ تر اوسه پورې څه کارروائی نه ده شوې۔

جناب اورنگزیب خان: سر!

جناب سپیکر: جی دیر کے متعلق یہ کوئسچن ہے، آپ کے دیر کا ہے؟

جناب اورنگزیب خان: سر، یہ تو ہیلتھ کا ہو رہا ہے تو ہیلتھ سے متعلق سوال ہے میرا۔

جناب سپیکر: نہیں ہیلتھ کا ہو رہا ہے لیکن اگر دیر۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: د هیلتھ حوالې سره جی بالکل او د پیبنور خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: نه پیبنور خو، یہ کوئسچن میں نہیں ہے، هغه بیا په بل پوائنټ باندې پاڅه خیر دے۔ جی لاء منسٹر صاحب! جواب دیدیں جی۔

جناب اورنگزیب خان: تکلیف درکوی، نه دلته په اسمبلئی کښې ئے پته لګی، د پیبنور ښار د هسپتالونو دغه حال دے، چا له لاړ شو، چا ته فریاد وکړو؟ لږه مهربانی وکړئ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسې ده جی، په اردو کښې به اووایم۔ ایسا ہے، گزارش ایسی ہے جی کہ یہ بالکل صحیح ہے کہ پوسٹیں بہت ساری Vacant ہیں، جتنے بھی ہمارے Peripheries ہیں صوبے میں، Throughout the Province یہ مسئلہ ہے اور اس مسئلے کا Cognizance ڈیپارٹمنٹ نے بھی لیا ہے لیکن اس اسمبلی نے بھی لیا ہے۔ ایک ایکٹ اگر آپ کو یاد ہو تو

ہم نے اس سلسلے میں پاس کیا اور آپ کی سربراہی میں وہ ایکٹ بنا۔ بد قسمتی سے جو اپوائنٹمنٹس اس کے اوپر ہوئیں، اس ایکٹ کے اندر Extension کا ذکر نہیں تھا، جو ایکٹ اس اسمبلی نے بنایا تھا اس میں Extension کا ذکر نہیں تھا، لہذا جو ڈاکٹرز لئے گئے تو ان کے پھر فریش انٹرویوز ہونے تھے اور ڈیپارٹمنٹ دوبارہ ان کو Induct کرنا چاہ رہا تھا لیکن اس کے اوپر پھر ہائی کورٹ کی طرف سے Stay آگیا تو اس کی وجہ سے اس وقت کافی مسئلہ ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو۔ ابھی ہماری کوشش یہ ہے کہ ان شاء اللہ یہ Stay vacate کروا کر دوبارہ ایڈہاک بھرتیاں کی جائیں اور In the meantime یہ پبلک سروس کمیشن جو ہے، اس کو بھی بار بار ڈیپارٹمنٹ Reminder دے رہا ہے کیونکہ سینکڑوں آسامیاں خالی ہیں اور پورے صوبے میں یہ مسئلہ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ڈاکٹروں کی اپوائنٹمنٹ پہ یہ Stay آگیا ہے یا پبلک سروس کمیشن کی سست روی ہے؟

<u>وزیر قانون:</u> اس طرح ہے جی کہ پبلک سروس کمیشن کی سست روی تو ہے ہی، وہ تو ہے اور اس کو 'کاؤنٹر' کرنے کیلئے جو ایکٹ اسمبلی نے بنایا کہ ایڈہاک اپوائنٹمنٹس کی جائیں، وہ اپوائنٹمنٹس ہوگئیں، پھر اس ایکٹ کے اندر Unfortunately extension کا وہ ذکر نہیں تھا، تو پھر چونکہ جب ان کا ٹائم پورا ہوگیا تو انہوں نے دوبارہ اس کو ایڈورٹائز کرکے انہی لوگوں کو ہم نے وہاں دوبارہ لینا تھا لیکن وہ لوگ چلے گئے ہائی کورٹ اور وہاں سے انہوں نے Stay لے لیا تو اس کی وجہ سے ابھی یہ مسئلہ بنا ہوا ہے تو کوشش ہماری ہوگی کہ ان شاء اللہ یہ Stay vacate کراکے انہی ڈاکٹرز صاحبان کو مزید۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ دن پہلے یہاں اسی پر میں نے کافی Detailed discussion کی تھی اور پھر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہم بیٹھ کر اس پبلک سروس کمیشن میں جو Amendments propose کرتے ہیں تو وہ پھر اسمبلی میں لے آئیں گے لیکن منسٹر صاحب نے بالکل صحیح کہا کہ چونکہ دو رکاوٹیں ہیں جناب سپیکر، ایک تو یہ کہ جب بھی ایڈہاک اپوائنٹمنٹس گورنمنٹ کرنا چاہتی ہے اس ایکٹ کے تحت تو چونکہ Mandatory ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے آپ این او سی لیں گے، اگر این او سی نہیں لیں گے تو آپ اپوائنٹمنٹس نہیں کر سکتے، این او سی وہ دیتے نہیں ہیں، این او سی

نہیں دیتے تو یہاں پر بالکل ہمارا جو ایکٹ ہے، ہم نے پاس کیا ہے بڑی کوششوں سے، وہ بالکل ضائع ہو رہا ہے، ایک۔ دوسرا جناب سپیکر، چونکہ اس ایکٹ میں یہ ذکر تھا کہ یہ اپوائنٹمنٹس ایک سال کیلئے ہونگی یا پبلک سروس کمیشن کا جو Nominee اگر آ گیا، اس سے پہلے آ گیا تو ان کی سروسز Terminate ہونگی۔ چونکہ پبلک سروس کمیشن سے Nominee نہیں آیا اور ان کا وہ پیریڈ جو ایک سال کا پیریڈ تھا، وہ پورا ہو گیا تو جناب سپیکر، چونکہ اس میں اور Provision نہیں ہے کہ پھر کیسے گورنمنٹ ان کو یہ Extension یا Reappointment کیسے کر سکتی ہے؟ تو اسی وجہ سے گورنمنٹ نے وہاں اشتہار دینا چاہا لیکن وہ Stay آ گیا، اسلئے جناب سپیکر، اس میں بھی میں نے ایک امنڈمنٹ، جو ایکٹ ہے، پاس کیا ہے اسمبلی نے، اس میں ایک Proviso میں نے Add کی ہے کہ اگر گورنمنٹ ہمارے ساتھ اتفاق کرتی ہے تو جناب سپیکر، ایک Proviso میں نے Add کیا ہے کہ اگر ایک سال کے بعد بھی پبلک سروس کمیشن کا Nominee نہیں آیا تو ڈیپارٹمنٹس کے پاس یہ اختیار ہوگا کہ وہ مزید ایک سال کیلئے ان کو Extension دے سکتے ہیں تو بجائے اس کے کہ پھر ہر سال کے بعد آپ Applications منگوائیں اور پھر اس پر ٹیسٹ کریں، انٹرویو کریں تو ایک دفعہ Already وہ ایک پراسیس سے گزر چکے ہیں تو صرف ایک Proviso add کرنے کی ضرورت ہے اور دوسری جناب سپیکر، پبلک سروس کمیشن سے یہ این او سی جو کہ Mandatory ہے، یہ پاکستان کے کسی بھی پبلک سروس کمیشن، کسی صوبے میں بھی، مرکز میں یا کسی صوبے میں بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی میاں۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اور اگر یہ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں تو ہم ان کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار حسین۔ ودریږہ جی بس دا، دا 'کوئسچنز آور' دے خو دا۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب! دا ډیرہ عجیبہ خبرہ دہ چې پبلک سروس کمیشن بہ مونږ تہ پہ ټائم باندې راکولے ھم نہ شی او این او سی بہ ھم نہ ورکوی۔ فی الحال خود مسئلې حل دا دے، دا نورہ خبرہ خو بہ کیږی، پکار دا دہ چې مونږ د پبلک سروس کمیشن نہ تپوس وکړو چې تہ پہ څومرہ پیریډ کښې کولے شې؟ کہ ھغہ وائی زہ دوہ میاشتو کښې، نو د دوہ میاشتو این او سی د

راکړی، که ځلورو میاشتو کښې نو د ځلورو د راکړی۔ دا خو نه چې هغه بیا کولے نه شی او ما له به این او سی نه راکوی نو دا دواړه کاره خو جی نه کیږی۔ ښه خبره دا ده چې مونږه د دې ځائې نه هم دا خبره وکړو چې دلته هغوی په څومره وخت کښې کولې شی، مونږ ته د خپل وخت اوښائی، د هغه وخت د پاره به این او سی واخلو او دغه خلق چې دا کوم Entitled دی، هغه خلق به پرې واخلو چې دا کار پرې روان وی۔ دې وخت کښې دا حل مطلب دے چې ښکاری، بل حل خو ئے نه ښکاری جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زما مقصد دا نه دے، د این او سی پرابلم دا دے جی چې این او سی، ته نوی اپوائنټمنټس کوې نو که فرض کړه مونږه دا Proviso دې ایکټ کښې Add کړو چې Extension گورنمنټ څنګه چې مخکښې به ئے ورکولو، گورنمنټ یو یو کال Extension به ئے ورکولو چې هغه د پبلک سروس کمیشن کسان به نه وو راغلی، تر هغې پورې گورنمنټ سره دا اختیار وو چې هغوی به Extension ورکولو۔ اوس چونکه دا نوے ایکټ چې راغلے نو په دیکښې دا اختیار گورنمنټ سره نشته نو که دا گورنمنټ ډیپارټمنټ له مونږه اختیار ورکړو چې یره بهئ-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، دا خو پکار ده چې As Bill که تا راوړے وو، اوس مو دغه راوړے وے نو-----

جناب عبدالاکبر خان: ما راوړے دے جی، خیر دے جی چې تاسو کله وایئ، ما راوړے دے په اسمبلئ کښې مې جمع کړے دے جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زه په دې باندې یو دوه خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: په څه باندې؟

مفتی کفایت اللہ: په دې پبلک سروس کمیشن باندې۔

جناب سپیکر: ودریږه جی، دا ختموؤ، دا خبره ختموؤ۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، یو هسې، دا سې ده جی چې مونږه هم دا سې لږ ډیر، د Extension به غلط استعمال کیدو، چې د چا به حق وو، هغوی ته به نه ملاویدو او اثر و رسوخ والا ته به ملاویدو۔ د خلقو Right وهلے کیدو، په دې

وجه باندې هغه Extension لفظ ترې وبنکلے شوے وو او ډیره با اثره خلق چې د هغوی به ډیر اثر وو، هغه به Continuously راروان وو نو د دې په وجه باندې هغوی دې څل له پاتی شو او نورو خلقو ته چانس ملاؤ شو۔ نو داسې ده جی چې Extension راشی نو هغه چې د چا د پاره ئے کوؤ نو هغوی پکښې نه راځی او بیا پکښې هغه خپل سفارشیان راځی نو ښه به دا وی چې په دې وخت کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) چې داسې وکړو چې پبلک سروس کمیشن هم رااوغواړو او دوئ هم راشی۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دلته بهر لیکچران هم ناست دی او مونږه چې اوس راتلو نو هم دا ایډهاک والا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ودریږه جی، دا 'کوئسچنز آور' ختم شی، هغوی ته څو۔

وزیراطلاعات: نه جی، هم د دې سره وایم خبره کوم چې هغوی غریبانان هم په دې وجه ناست دی چې زمونږ په دې مسئله کښې څو څه پیش رفت به کول غواړی۔ دلته د ایډهاک په حواله باندې زمونږه منسټر صاحب هم خبره کړې وه قاضی صاحب، او خدائے د اوبخښی بشیر بلور صاحب دا وئیلی وو چې مونږ به بالکل ایکټ راوړو نو لازمی خبره ده چې هغه یو وعده کړې ده، مونږ په هغه وعده ولاړ یو خو زر تر زره تیارول غواړی ځکه دا غریبانانو ته هم مسئله ده او هغوی دا سوچ کوی چې گنی حکومت په ختمیدو دے، (تالیاں) هغوی هم دا سوچ کوی چې حکومت په ختمیدو دے۔

جناب سپیکر: تاسو چا ته وایئ؟

وزیراطلاعات: جی؟

جناب سپیکر: تاسو چا ته وایئ چې راوړی؟

وزیراطلاعات: زه جی هم دا خبره کوم، زه منسټر ته وایم، منسټر دلته موجود دے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! یہ تو آپ کا ایشو ہے، اب تک، ابھی تک کیوں نہیں لائے آپ؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ دو دفعہ آپ کو یاد ہوگا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنا لمبا سیشن اسمبلی کا کبھی نہیں چلا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر۔

جناب سپیکر: تو آپ اس میں کیوں نہیں لائے ہیں؟ یہ تو آخری سیشن Consider کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، اگر اجازت دیں تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دو دفعہ سر، ادھر بشیر بلور صاحب نے 'کمٹمنٹ' کی تھی ہاؤس میں کہ ہم یہ بل لیکر آرہے ہیں ریگولرائزیشن کیلئے۔ ہم نے سر، بل تیار کر کے لاء کو بھیجا، چونکہ اس میں سر، Financial implications بالکل کسی قسم کے نہیں ہیں، Already sanctioned posts ہیں، لوگ ان پر کام کر رہے ہیں اور ان لوگوں کے علاوہ بھی ہمارے پاس Vacancies ہیں۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کا اور اسٹیبلشمنٹ کا تھوڑا سا اس میں Objection تھا کہ یہ چونکہ پبلک سروس کمیشن کے Purview میں آتے ہیں اور ان کے 'تھرو' ان کو آنا چاہیئے لیکن چونکہ ہم نے سر، 2009 میں بھی ہم سے پرانی جو گورنمنٹ تھی، ان کے اپوائنٹ کئے ہوئے لوگوں کو ایڈہاک لیکچررز کو ہم نے ریگولرائز کیا تھا تو میرے خیال میں ان لوگوں کیساتھ زیادتی ہوگی سر، یہ تقریباً 267 ہیں اور ان کو اگر (تالیاں) ریگولرائز کر دیں تو سر، ہمارے کلاس رومز کا مسئلہ جو ہے، وہ بھی حل ہوتا رہے گا اور دوسرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا سو، آپ مطلب ہے Fully support کرتے ہیں کہ ان کو ریگولرائز کیا جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں Fully support کرتا ہوں اور آپ کی سپورٹ بھی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن یہ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ بڑی زیادتی ہے کہ ابھی تک۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! اس طرح کر لیں گے، میاں صاحب نے سر، 'کمٹمنٹ' کر لی ہے، سر، میاں افتخار صاحب نے 'کمٹمنٹ' کی ہے میرے ساتھ۔ سپیکر صاحب، ان کے مسئلے کا حل نکالتا ہوں نا سر، ایک اور 'کمٹمنٹ' کر رہا ہوں۔ سر!۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، آپ اس مسئلے کو بلڈوز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی اس میں رولنگ میں دے رہا ہوں۔ کل دس بجے آپ سب پارلیمانی لیڈرز ادھر آ جائیں، پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کو بھی بلاتے ہیں اور یہ ایڈہاک لیکچررز کا مسئلہ بھی اس میں اٹھاتے ہیں اور جو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان!

(شور)

Mr. Speaker: One by one.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، سر، خبره دا سې ده جی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ فش مارکیٹ نہ بنائیں، فش مارکیٹ نہ بنائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، تاسو ما له فلور را کړو جی، سر ما له مو فلور را کړو جی، زه لږ عرض کوم۔ جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، مسئله خو چې ده کنه جی، زما ریکویسټ دا دے جی چې مسئله جی ختمه ده، مسئله ختمه دا سې ده سر، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: قادری صاحب کی طرح آپ کو پورا فلور دیا ہے سب کو، بولتے جائیں، سارے بولتے جائیں، سارے بولتے جائیں۔ وقت ضائع ہو رہا ہے، وقت ضائع ہو رہا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: ټھیک ده کنه درکوم خو چې تاسو خو کښینئی کنه، دې پسې درکوم کنه خو چې کښینئی کنه۔

(شور)

جناب سپیکر: اگر آپ لوگ شرافت سے نہیں بیٹھتے تو میں اس سیشن کو ایڈجرن کر رہا ہوں، سیشن ایڈجرن کر رہا ہوں۔ آرام سے بیٹھ جائیں، کچھ رولز آپ نے بنائے ہیں، ان رولز پہ چلیں۔ آپ بھی

بیٹھیں، سارے بیٹھیں۔ 'کوئسچنز آور' ختم ہو جائے تو پھر بات کریں گے۔ اس کا کیا بنا، اس کوئسچن کا؟ لاء منسٹر صاحب! محترمہ عظمیٰ خان کا؟

<u>حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات وامداد باہمی):</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ودریږه ته خو خپله منستر ئې کنه ته څه ؟ کوره منستر په کیبنټ کښې خپل تپوس کوی، دلته نه کوی۔ جی لاء منستر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> څه حوالې سره ؟

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> کس حوالے سے جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ 144 دیر کے، آپ کے وزیر صاحب بھی کہہ رہے ہیں، وہ بھی کہہ رہی ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> یہ جی اگر ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے، میاں صاحب ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں، یہ ان کا آرڈر ہے۔

<u>وزیر امور حیوانات وامداد باہمی:</u> زما خبره خو واورئ کنه؟

<u>جناب سپیکر:</u> ہدایت اللہ خان کو موقع دیں کہ وہ کوئسچن کریں، کوئسچن کریں جی۔

<u>وزیر امور حیوانات وامداد باہمی:</u> زما دغه د واوری نو بیا د جواب راکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کوئسچن کریں، کوئسچن کیا ہے؟ سپلیمنٹری کوئسچن۔

<u>وزیر امور حیوانات وامداد باہمی:</u> خبره جی دا ده چې دا کومه خبره۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه شی کولې خو بس څه کوئ ورسره۔

<u>وزیر امور حیوانات وامداد باہمی:</u> مونږه رااوچته کړې ده نو دا وروستو اپوائنټمنټس او دغه او پبلک سروس کمیشن او داقصه خو وروستو ده۔ دولس ډاکټران وو، په دولسو کښې دوه پاتې دی او لس ترې ده ټرانسفر کړل۔ لس نرسیانې وې، هغه ترې اته ټرانسفر کړې او دوه پاتې دی۔ مونږ دا خبره کوؤ، دا خو دویمه خبره ده، دا خو دغه نه ده، پبلک سروس کمیشن۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب! بات سمجھ میں آئی کہ 12 ڈاکٹرز میں 2 حاضر ہیں۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب، هغوی به جواب ورکړی خو هغه خبره ئې وانوریده، نو دا داسې ده چې هغه خو دا یو جائزه خبره کوی چې دولس ډاکټران

وو، لس ترېنه بدل شو۔ لکه دا سوال خو بیل دے چې نوکران شته او که نشته، ډاکټران شته او که نشته، نرسیانې ترې هم بدلې شوې، دا Surety به اوس لازمی خبره ده چې مونږ به ئے ورکوؤ، دے خپله هم وزیر دے، وزیر خو پخپله حکومت وی لکه د حکومت په حساب باندې د بدقسمتئ نه د لاء منسټر صاحب چې کوم دے، د هغه د بیمارئ مسئله شته۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> د هیلته منسټر۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> د هیلته منسټر یادوم۔ دلته ډیپارټمنټ ناست دے، یو سیکنډ جی، دلته د هیلته ډیپارټمنټ ناست دے، دا خو ډیر ظلم دے چې لس ډاکټران ئے ترې رادیخوا کړی دی او لس نرسیانې ئے ترې رادیخوا کړی دی نو دے به ما له نور نوکران کوی؟ دا شته خو د ورته پوره کړی نو دا احکامات به دوئ له څوک ورکوی؟ (تالیاں) دا ورته مونږه د دې حکومت په حساب کم سے کم چې په دې میاشت کښې دننه دننه، زه به ورته اوږد کړم خیر دے پیریږه، چې میاشت کښې دننه دننه د دوئ ډاکټران او نرسیانې پوره کړی او که خدائے کړے خیر وی، دوه میاشتې نه یادوم بیا خو بس هم خبره برابر ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، 'نیکسٹ' کوئسچن، نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> کوئسچن نمبر 152۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 152 _ <u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ملازمت ملنے کے بعد اہلکار میڈیکل فٹنس سرٹیفیکیٹ اپنے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ ہسپتال سے حاصل کرتے ہیں جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جاری کرتا ہے اور مذکورہ اہلکاروں سے فیس وصول کر کے فیس سرکاری خزانہ میں جمع کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اہلکاروں سے کس شرح / ریٹ پر معائنہ فیس حاصل کی جاتی ہے؛

(ii) موجودہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہسپتال لکی مروت نے اپنی تعیناتی سے تاحال مذکورہ مد میں کتنی فیس وصول کی ہے، اس کی شرح اور جملہ ریکارڈ فراہم کیا جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سرکاری ملازمت کے ملنے کے بعد اہلکاروں سے میڈیکل فٹنس سرٹیفیکیٹ پر کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی ہے بلکہ مندرجہ ذیل لیبارٹری ٹیسٹوں پر اہلکار سے مبلغ /600روپے فیس وصول کی جاتی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Serial No.	Tests	Ammount
01	Chest X-Rray	Rs. 40/-
02	HBV	Rs. 90/-
03	HCV	Rs. 150/-
04	4 rim RE	Rs. 20/-
05	Blood Sugar	Rs. 45/-
06	LFTs	Rs. 165/-
07	RFTs	Rs. 90/-
Total		Rs. 600/-

جو کہ باقاعدہ سرکاری خزانے میں جمع کی جاتی ہے۔

(ii) تعیناتی سے لیکر تاحال مذکورہ مد میں درج ذیل شرح سے لیبارٹری ٹیسٹس اور ایکسرے کئے ہیں، ان کی شرح اور ریکارڈ درج ذیل ہے:

ٹوٹل اہلکار جن کی فٹنس کی گئی ہے 75اہلکار

1۔وہ اہلکار جو کہ پرائیویٹ لیبارٹری سے ٹیسٹس لائے ہیں 30اہلکار

2۔وہ اہلکار جو کہ غریب تھے اور انوسٹی گیشن نہیں کر سکتے تھے، ان کو معاف کئے گئے 32اہلکار

3۔وہ اہلکار جن سے لیبارٹری اور ایکسرے وغیرہ کی فیس لی گئی ہے 13اہلکار

تعیناتی سے تاحال 13اہلکاروں کی رقم مبلغ 7200روپے خزانے میں جمع کی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب نصیر محمد میداد خیل: بالکل جی۔جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! کښینه، لږ صبر کوه خیر دے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: مجھے ایک دو وضاحتیں چاہیئں جی۔

Mr. Speaker: Question ji, supplementary question?

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، سپلیمنٹری پوچھ رہا ہوں۔ سر، اس میں جو جواب دیا گیا ہے، اگر تھوڑی دیر کیلئے آپ دیکھ لیں تو یہ کہتے ہیں کہ سرکاری ملازمت کے ملنے کے بعد اہلکاروں سے میڈیکل فٹنس

سرٹیفیکیٹ پر کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی تھی او بیا ئے دلته لاندې چه سو روپئ هم لیکلی دی چې یہ بھی وصول کئے جاتے ہیں، او بیا که تاسو جناب سپیکر، لاندې لاړ شئ۔

وہ اہلکار جو کہ پرائیویٹ لیبارٹری سے ٹیسٹ لائے 30 اہلکار، وہ اہلکار جو غریب تھے، انوسٹی گیشن نہیں کر سکتے تھے، ان کو معاف کیا گیا 32 اہلکار۔ وہ اہلکار جن سے لیبارٹری اور ایکسرے وغیرہ کی فیس لی گئی 13 اہلکار اور 13 اہلکاروں سے 7200 روپے۔ جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے رولز کے مطابق سرکاری اہلکار کو جس وقت ملازمت کے بعد میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ دی جائے تو اس پر کتنی فیس رکھی گئی ہے؟ نمبر ایک۔ نمبر دو، کیا ایم ایس کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ وہ از خود کسی کو معاف کرے، کسی کے پرائیویٹ ٹیسٹ کو قبول کرے اور کسی کو سرکاری طور پر ان سے ٹیسٹ کروائے؟ تو یہ میرے دو کوئسچنز ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! اور کسی کا تو نہیں ہے؟

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> بالکل جی، میں نے بھی جب جواب پڑھا ہے تو واقعی اس میں کچھ شکوک و شبہات ہیں کہ معاف کیوں کیا گیا ہے کیونکہ اگر Criteria سب کیلئے ایک ہے تو معاف کس طرح کیا گیا ہے اور سرکار کے خزانے میں پیسے بھی بہت کم، 7200 روپے صرف جمع کرائے گئے ہیں تو اگر کمیٹی کو بھجوانا چاہتے ہیں تو بالکل ہم تیار ہیں اس کیلئے، اس کو Thoroughly discuss کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر:</u> ود ریږه یو منټ چې دا چهټیانې ورکړو نو هاؤس به ’کمپلیټ‘ شي۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ دوئ له خو چهټی ورکړئ، دا هاؤس ’کمپلیټ‘ کړئ۔ جناب پرنس جاوید صاحب 2013-01-21 و 22-01-

2013؛ میاں نثار گل صاحب 2013-01-21 تا 2013-01-25؛ پرویز احمد خان 2013-01-21 و 2013-01-22؛ کشور کمار 2013-01-21 و 2013-01-22؛ ثناء اللہ خان میاخیل صاحب 21-01-2013 اور امجد خان آفریدی صاحب 2013-01-21۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ابھی کیا ہے مفتی صاحب!

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب پہلے، ایک منٹ۔

رسمی کارروائی

(ایڈہاک لیکچررز کی مستقلی)

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں ذرا افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ میں ایڈہاک لیکچررو ں کی بات، جب ہم وہاں باہر گئے، میرے ساتھ اورنگزیب خان بھی تھے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ان کے ایک دو لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں نمائندے، میں نے آپ سے گزارش کی اور پھر گورنمنٹ کو متوجہ کرنے کیلئے Lobbying کی، تو میں ارشد عبداللہ صاحب سے ملا ہوں اور میاں افتخار صاحب سے ملا ہوں اس بنیاد پر کہ آپ کو کریڈٹ تو مل رہا ہے، یہ لوگ رہ گئے ہیں، 214 لوگ ہیں، ان کو ریگولر کریں تو میں اس پر نہیں سمجھتا کہ میاں افتخار صاحب نے، 'کوئسچنز آور' کے درمیان اس کو خلط ملط کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ مناسب نہیں تھا۔ پہلے میں ایڈہاک والوں کی فریاد بتاؤں اور یہ اس کے بعد جاکر، گورنمنٹ تو میری نہیں ہے گورنمنٹ تو ان کی ہے، ان کو آخری بات کرنی ہے تو یہ جاکر کہتے ہیں کہ بھئی ہم مانتے ہیں یا اس میں جو بات تھی لیکن آپ بات ہی نہیں سنیں گے۔ جناب سپیکر، میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر اسلئے بول رہا ہوں کہ جب تک استاد مطمئن نہیں ہوگا تو بچوں کو پڑھائے گا کیسے؟ اور پبلک سروس کمیشن کی یہ پوزیشن ہے کہ وہ ہمارے 280 ڈاکٹروں کی سفارش نہیں کر سکتا اور جتنی بھی خالی پوسٹیں ہیں، وہ اس وجہ سے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن نے اس کے اندر غلطی کر دی۔ اب حکومت نے ایک

میرٹ کی بنیاد پر لوگوں کو رکھا ہوا ہے اور وہ بچوں کو پڑھا رہے ہیں، تنخواہ ان کو مل رہی ہے، ایک بات کرنی ہے کہ یہ جو ایڈہاک لیکچررز ہیں، ان کو مستقل کیا جائے۔ اس بات کیلئے ان کو باہر سردی میں کھڑا ہونا پڑتا ہے اور ان کو باہر احتجاج کرنا پڑتا ہے، ان کو اپنے کالجوں سے اٹھ کر یہاں پر احتجاج کرنا پڑتا ہے، آخر یہ کیا بات ہے کہ استاد کو اتنا زیادہ تنگ کیا جارہا ہے؟-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ اورنگزیب خان-----

مفتی کفایت اللہ: میرا خیال یہ ہے کہ ان کو چاہیئے کہ آپ مہربانی کرکے ان کو مستقل کریں۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔ اورنگزیب خان-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں بھی ایک بات-----

جناب سپیکر: ودریږه، ایک منٹ۔ اورنگزیب خان۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نه نه، د هغه هم دا خبره ده کنه، هم د غه خبره ده؟

جناب اورنگزیب خان: او۔

جناب سپیکر: په دې خبره باندې-----

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، د میاں صاحب او د دوئ ډیره شکریه ادا کوم چې هغوی د دې خبرې وضاحت وکړو چې زمونږ دا کوم ایډهاک لیکچران دی خو یواځې د صوبې دا خبره نه ده چې یواځې دلته په ایډهاک باندې لیکچررز دی، د دې نه علاوه د نور ډیپارټمنټ هم داسې کسان شته چې هغه هم په ایډهاک باندې دی نو مهربانی د وشی چې کوم زمونږ لیکچررز دی، هغوی خو بنه په مکمل میرټ باندې راغلی دی او شپږ میاشتې د سکروټنی نه پس د هغوی هغه اپوائنټمنټ شوے دے نو پکار دا ده چې هغوی د ریګولر شی او د هغې سره سره چې کوم نور زمونږه ډیپارټمنټس دی، که هغه سی اینډ ډبلیو دے، که هغه نور ډیپارټمنټس دی، پکار دا ده چې هغه کسان هم Permanent شی او د دوئ چې کوم هغه ټنشن دے یا ذهنی کوم د غه دے چې هغه لرد غه شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ سر، دا سې ده جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر، دوه دوه منټه دی، یو یو منټ پرې اخلئ، ایشو هم دا یوه ده کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ایشو خو ختمه شوه جی، ختمه دا سې ده جی چې میاں صاحب را پاڅیدو او هغه اووئیل چې دا شے دے او دا حل کول غواړی۔

جناب سپیکر: ودریږه، Proper جواب به د رکړی کنه میاں صاحب؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی ما له یو سیکنډ را کړئ۔

جناب سپیکر: Proper assurance به اوس میاں صاحب د رکړی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر، هائر ایجوکیشن هم اووئیل چې مونږه ئے کوؤ سر، بس دا ده چې بل د راوړی جی او ختم د کړی، 22 ورځې اوس هم پاتې دی جی نو هغوی د راولی چې دا مسئله حل شی جی۔ نور خو بس چې زمونږه پارلیمانی لیډر مو دے، میاں صاحب چې دے، هغوی هم اووئیل او د هائر ایجوکیشن چې Concerned stakeholders دی، هغوی خو ټولو اووئیل چې مونږه ئے کوؤ جی، خبره ختمه ده جی۔ اوس دا ده چې راولی چې مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی، جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you vey much, janab Speaker۔ جناب سپیکر، میں بڑا سخت Protest کرتا ہوں کہ ہم نے یہ بزنس لائی ہوئی ہے اور بڑی زیادتی ہے اور یہ بڑی سیریس بات ہے جناب، میں نصیر محمد خان صاحب اور عبدالستار خان، چونکہ ویسے کھڑے ہو کر بات کرنے کا سر تو کوئی فائدہ نہیں ہے، ہم ایک بزنس لے کے آئے تھے جو کہ پینڈنگ ہے سیکرٹریٹ کے پاس اور اسی معاملے پر ہم کال اٹینشن لے کے آئے ہیں، ہم سپیکر صاحب کے پاس گئے ہیں جناب سپیکر اور ہم نے کہا ہے کہ اس کو بزنس کے طور پر لائیں تاکہ منسٹر صاحب کے پاس بھی آئے، وہ جواب دے اور کوئی معاملہ ہو سکے۔ یہ ہماری جب بھی کوئی بزنس آتی ہے تو درمیان میں جناب سپیکر، اس کو ایسے رول گول کر کے باہر پھینک دیا جاتا ہے تو جناب سپیکر، ہم احتجاج کہاں کریں؟ تو جناب سپیکر، جو میرے ساتھ ذاتی طور پر بڑی زیادتی ہوئی ہے، میرا

دل کرتا ہے جناب سپیکر کہ میں یہاں کس کی خودکشی کروں (قہقہے، تالیاں) یا میرا دل کرتا ہے، نہ میرے ساتھ جو زیادتی، یا میرا دل کرتا ہے جناب سپیکر، میں واک آؤٹ کروں، آپ کی۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): نہیں نہیں، واک آؤٹ نہیں خودکشی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ پہلی والی بات، پہلی والی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں، بولنے دیں بولنے دیں۔ بولیں بولیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے، آپ کی بہت مہربانی رہی ہے کہ آپ نے ہمیشہ اس ہاؤس کے ہر ممبر کو اپنی بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ جناب سپیکر، یہ ہاؤس جس طرح آپ نے خوبصورتی سے چلایا اور ہمیں سکھایا ہے اور ہم سیکھے اس مرحلے سے گزرے۔ جناب سپیکر، میرے ساتھ اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے کہ شاید ہی پارلیمانی تاریخ میں کسی کیساتھ اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہو (تالیاں) ابھی بھی بتا رہا ہوں جناب سپیکر، اگر بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ زیادتی بتائیں، سب سننا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اسی طرف آ رہا ہوں، اسی کی طرف۔ بات میری ذات کی ہوتی، میں قسم اٹھاتا ہوں کہ میں چپ رہتا، بات میری پارٹی کی ہوتی تو پھر بھی میں خاموش رہتا لیکن جب بات اس مقدس اور اس آنریبل ممبر، اس ایوان کی ہو اور کوئی ان کی بے عزتی کرے اور کہے کہ غیر قانونی ہے اور غیر آئینی ہے، کوئی کہے کہ یہ چور اور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی ہمیں گالی دے، کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اسمبلی جس کو لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے اور وہ ایک آدمی، وہ جو کسی کا ایجنٹ بن کر کینیڈا سے لایا گیا تھا، اس نے اس اسمبلی کے بارے میں ایسی باتیں کہیں اور میں پریویلج موشن لیکر آیا ہوں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس دن آپ یہاں موجود نہیں تھے، ڈپٹی سپیکر صاحب نے وہ پریویلج موشن لی، انہوں نے کہا کہ اگلے دن، آج کا انہوں نے مجھے کہا ہے کہ وہ پریویلج موشن ہم ضرور آپ کے ہاؤس کے اندر لیکر آئینگے جناب سپیکر۔ جناب! مجھے آج موقع دیا جائے، میں اپنی پریویلج موشن موؤ کرنا چاہتا ہوں اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس نے ہماری اسمبلی کے بارے میں اور نام لیکر کیسے کیسے باتیں کی ہیں؟ جناب سپیکر، یہ ادارے ہیں، ہم کسی پر تنقید نہیں کرتے لیکن کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ ہمارے ممبران اور ہماری اسمبلی کو گالی دے۔ جناب سپیکر، یہ فیڈرل گورنمنٹ کے بارے میں اس نے بات نہیں کی تھی، یہ اس نے خیبر پختونخوا اسمبلی، اس کے مطابق وہ ایک جعلی آدمی جس نے پاکستان کے عوام کیساتھ ڈرامہ کیا ہے، جناب سپیکر، تاریخ میں ایسا بڑا ڈرامہ باز

ہم نے نہیں دیکھا۔ وہ ہمارے بارے میں ایسی رائے قائم کرے تو میری جناب سپیکر، آپ سے گزارش ہے، میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے جناب سپیکر، اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو میرا دل ٹوٹے گا جناب سپیکر۔

ایک آواز: خودکشی کرلیں۔ (قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: اور اس کیلئے اگر میں نے خود نہ کی تو جو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخصیت یہاں ہو گی، کیا پتہ ہے وہ میری خاطر خودکشی کرنا شروع کر دے، ہو سکتا ہے کہ ایسا ممکن ہو سکے جناب سپیکر، لہذا جناب سپیکر، آج یہ پریویلج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کو کون نظر آ رہا ہے، عبدالاکبر خان؟ (تالیاں / قہقہے) کون نظر آ رہا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اس اسمبلی کی داستان ہے قربانیاں دینے کی، اس میں ایسے بہادر گزرے ہیں جنہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دی ہیں۔ آج اس اسمبلی کی عزت بچانے کیلئے بھی مجھے یقین ہے کہ ان میں ایک بہادر اٹھے گا اور اپنی عمر کی قربانی دے گا۔ لہذا میری گزارش ہے جناب کہ میری پریویلج موشن لی جائے، میں ہاؤس میں پڑھوں، میں باتیں کروں اور جناب سپیکر، اگر ایسا نہیں ہو گیا تو کل ہر آدمی اٹھے گا اور ہماری، اگر ہماری کوئی غلطی تھی، ہمارا کوئی قصور تھا تو وہ ضرور بتائیں لیکن اس نے اس اسمبلی کے بارے میں کہا کہ یہ ڈاکوؤں اور چوروں کی اسمبلی ہے، اس نے کہا ہے یہ غیر قانونی طور پر اس اسمبلی کو الگ کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اس ایوان میں اس کو بلایا جائے، یہ کمیٹی اس سے کوئسچن کریگی اور ان شاء اللہ جناب سپیکر، اس اسمبلی کی بہت بڑی بڑی باتیں، ہم نے ڈرنا نہیں ہے ان شاء اللہ، اللہ کو حاضر ناظر بنا کر مجھے آج اپنی قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے جناب سپیکر۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ آپ کیا دوبارہ اسلام آباد میں اس کو لانا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب، یہاں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں پشاور لانا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جو کام آپ نے اس کیساتھ کیا ہے، وہ Deserved کرتا تھا، (قہقہہ) وہ کہتا تھا کہ میرا حسینی قافلہ ہے، یزیدی قافلے سے بات نہیں کریگا۔ میں داد دیتا ہوں یزیدی قافلے کو کہ اس نے حسینی قافلے کو بیعت کر کے واپس بھیجا ہے، (قہقہہ) بڑا آپ نے اس کیساتھ کام ٹھیک کیا ہے لیکن ہمارا Privilege breach ہوا ہے جناب سپیکر، میں بیٹھ نہیں سکتا، مجھے تکلیف ہے کہ جب تک اس کے خلاف ہم پریویلج موشن موو نہ کریں۔

جناب سپیکر: اچھا، ابھی وہ لیکچررز کا معاملہ کدھر گیا؟

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: وہ تو ہو گیا ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: و د ریږه چې دا یو۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: زه په دې باندې خبره کوم۔

جناب سپیکر: په کوم باندې ؟

محترمہ نور سحر: په دې خبره باندې، د لیکچررانو په خبره باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا خو ټولو اووئیل نو هم د غه یوه خبره ده۔

محترمہ نور سحر: زه پرې هم خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: ښه ځه ته هم یو دوه خبرې وکړه خو زیاتې نه۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میری یہ بات ہے کہ دو دن پہلے میں نے لاء منسٹر صاحب سے بات کی تھی ایڈہاک کے سلسلے میں کہ پبلک ہیلتھ میں اٹھارہ لوگ ہیں، یہ Permanent ہو سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتے۔ اگر ایڈہاک والے Permanent ہو رہے ہیں تو پھر پورے ڈیپارٹمنٹس کے ہونے چاہئیں۔ اس میں پانچ سو ڈاکٹرز بھی ہیں۔ اگر میرٹ کی Violation ہو رہی ہے تو پھر ہر ڈیپارٹمنٹ میں Violation ہو گی، یہ نہیں کہ خالی لیکچررز ہونگے، پھر ڈاکٹرز بھی ہونگے، پھر پبلک ہیلتھ میں بھی ہونگے، اسٹیبلشمنٹ میں ہونگے، جہاں جہاں پر لوگ ایڈہاک پر ہیں، سب Permanent ہونگے۔ اگر Violation ہوتی ہے تو پھر سب صوبے میں ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ہاں، اس میں تھوڑا پولیٹیکل طریقے سے وہ کریں گے آپ، میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، مونږ یو مسئله حل کول غواړو او دوئ ئے پیچیده کول غواړی۔ دا د نوم خبره نه ده، کله هم چې کار کیږی نو حکومت ئے کوی، دا په هر وخت کښې حکومت کړی دی۔ که زمونږ نه مخکښې هم حکومتونو وو نو مسئلې ئے حل کړی دی، حکومت کړی دی، که

اپوزیشن پوائنټ آؤټ کړی دی، دا د هغوی ډیوټی ضرور ده خو د حل کولو او د اختیار په بنیاد دا د حکومت سره اختیار وی، لهذا که مونږه یوه خبره کړې ده نو مونږ په نیک نیتئ کړې ده او ما خبره بل څه کوله خو په دې وخت کښې هغه هم ما ته رایاده شوه نو ما وئیل چې دا یوه موقع ده چې زه ئے وکړم۔ دا خبره کول چې ګنی اوس پکښې، نور سحر بی بی دا خبره وکړه چې ګنی اوس پکښې دا ټول، دا ټول داسې ده چې دا مشکلات جوړوی۔ یو مسئله وی چې هغې یو مزل کړے وی لکه د یو ډیپارټمنټ د طرف نه یوه خبره راغلې وی، ډیپارټمنټ پرې کار کړے وی او په هغې باندې یو خاص مسئلې ته خلق رسیدلے وی، اوس چې نورې لګئ ورپسې تړئ، وخت هم دومره نشته او دا د دې شته خلقو نه هم ټول کار وران شوے وو نو زه بخښنه غواړم، د ایډهاک په حواله باندې جناب سپیکر صاحب، زمونږ خو ریکارډ دومره صفا دے، د مفتی صاحب په وخت کښې کم سے کم 2100 کسان ایډهاک والا وو، 2100 او دوئ ونکړل چې Permanent کړی ئے وے خو مونږه وکړل (تالیاں) نو دا داسې خبره نه ده، که دے نن هم مونږ ته دا خبره، مونږ خو غواړو چې دا وشی چې بشیر بلور صاحب کله دا لوظ کولو نو هغه وخت کښې خو دا خبره وه نه، ما خو په دې نیت دا خبره وکړه چې چونکه بشیر صاحب دلته یو 'کمټمنټ' کړے وو، خدائے د سره د خاورو اوبخښی، ما په هغه نیت دا خبره وکړه چې د دې خلقو په مونږ یو قرض دے او مونږ کوشش کوؤ چې په هغه طریقه ورله دا مسئله حل کړو۔ مونږ خو دلته په 97، 96 کښې چې Sacked کوم خلق وو، د نوکرو نه چې کوم خلق ویستلی شوی وو، د هغه خلقو د پاره مونږه فارموله جوړه کړې وه، هغه خلق مونږ بهرتی کوؤ۔ بیا تاسو وکتل چې په دیکښې زمونږ چې کوم د هیلتھ ورکرانې وې نو په لکھونو وائی چې مرکز نن پرون فیصله کړې ده او هغه ئے Permanent کړې۔ دا خو د حکومتونو ډیوټی ده چې عوامو ته سهولت ورکړی۔ مفتی صاحب دوئ وخت تیر کړے هم دے او داسې د دوئ امکانات دی چې کیدے شی بیا هم په دوئ باندې خدائے سې ورځې راولی ځکه چې د دوئ دا ارادے داسې دی نو بیا به د دوئ د نیت پته لګی، هسې نه چې بیا "میم زبر ما او ټوله زما"، هغه وخت به ئے د نیت پته لګی۔ اوس د زمونږ نیت ته وګوری نو ډیر فراخدله خلق یو، بالکل جی هم دغه

رنګ خبره چې کوم زمونږ د ایجوکیشن منسټر صاحب وکړه، د دې د پاره مونږ یو لاره هواروؤ، 'کمټمنټ' مو هم کړے، که خدائے کړے خیر وی دویشت ورځې پاتې دی، په دیکښې د دوئ مسئله حل کوؤ او تاسو به دویشت ورځو کښې بیا اسمبلی راغواړئ نو په هغې کښې به چې کوم دے دیکښې مونږ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ اعلان کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: اعلان وکړئ جی، اعلان۔

وزیر اطلاعات: اعلان جی معنیٰ نه لری کنه، نه جی نه۔ یو منټ، نه دا زه چې د وزیر په حیثیت خبره کوم، دا خو حکومت دے۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی بشیر خان اعلان کړے وو او پکار دا ده چې تاسو هم اعلان وکړئ۔

وزیر اطلاعات: دوئ وائی بشیر خان هم اعلان کړے وو، اوس دے په ما هم هغه کار کول غواړی۔ زه وایم چې دا عملاً مونږ کار کولو ته برابروؤ۔ دوئ چې کومه خبره کوی، داسې زه د اسمبلئ په فلور هغه خبره کوم چې کولے ئے شم۔ مونږ وایو کوؤ ئے، چې کوؤ ئے نو هغې ته د مونږ پریږدوی، مونږ د کهلاوے والا اعلان نه کوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اعلان کرنے کیلئے کہتے رہے)

جناب سپیکر: نه خبره خو واورئ نو بیا ځئ کنه۔ تاسو کښینئ کنه؟ کښینئ تاسو کښینئ۔

وزیر اطلاعات: دا 'سینکشنډ' پوسټونه دی کنه جی۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن ارکان ایڈہاک لیکچررز کو بحال کرو کے نعرے لگاتے ہوئے واک آوٹ کر گئے)

وزیر اطلاعات: ایډهاک والا به بیا دوئ کوی۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا شو بن گیا، مفتی صاحب! ابھی واپس آئیں، بس شو بن گیا۔ آ جائیں واپس۔ آپ بھی ساتھ دیدیں تھوڑا نا، تھوڑا سا ساتھ دینا چاہیئے۔

وزیر اطلاعات: ایډهاک والا ته پته ده چې کوی به ئے حکومت نو بس ټهیک ده چې دوئ دا کار وکړو، ایډهاک والا سره بیا مونږ خپل مذاکرات کوؤ۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی، دا ایشو ورله حل کړئ او زما په خیال اوس د اذان ټائم هم لږ وخت پاتې دے نو بنه به دا وی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں ان ایڈہاک لیکچررز کے بارے میں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ کئی خاندانوں کا مسئلہ تھا، خواہ مخواہ کیلئے اپوزیشن نے اس کو Publicize کرنے کیلئے اس میں ایک مسئلہ بنادیا اور جب گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم کر رہے ہیں تو پھر اس میں بات کیا تھی؟ پھر اس پر واک آؤٹ کی کیا ضرورت ہے، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: پھر اخبار والے لکھتے نہیں نا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں جناب سپیکر، یہ ٹھیک نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ Backout کر جائے پھر۔

جناب سپیکر: ہونا چاہیئے۔ میاں صاحب! آپ اپنی طرف سے کوشش کریں کہ جتنا جلدی ممکن ہو، اس پہ آپ ورکنگ کریں اور Within this week کچھ آگے بڑھیں، اس مسئلے کو حل کریں۔

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Monday 21-01-2013 till such date as may hereafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)